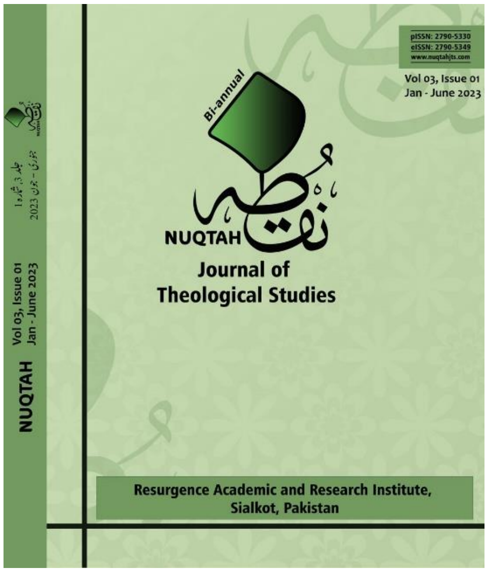

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed

(Bi-Annual)

Languages: Urdu, Arabic and English

pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349

https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:

Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.

Email: editor@nuqtahjts.com

طاش کبری زادہ کی علمی سرگزشت حیات اور علم تصنیف العلوم میں ان کا مقام

Biographical Notes of Tash Kubri Zadeh and His Contribution to Classification of Knowledge

Abid Hussain

PhD Scholar Department of Islamic Studies,
University of Sargodha.
Email: profabidhussain405@gmail.com

Dr. Muhammad Feroz-Ud-Din Shah Khagga

Assistant Professor Department of Islamic Studies,
University of Sargodha.
Email: muhammad.feroz@uos.edu.pk

Published online: 30th June 2023

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

طاش کبری زادہ کی علمی سرگزشت حیات اور علم تصنیف العلوم میں ان کا مقام

Biographical Notes of Tash Kubri Zadeh and His Contribution to Classification of Knowledge

ABSTRACT

The science of classification of knowledge is a unique and significant branch of bibliographical work which has been very crucial throughout the history of books and its division into various philosophical kinds. After Plato, many Greek philosophers also produced different classifications of knowledge. However, this significant classification chain of knowledge flourished to its climax when Ibn-e-Nadeem (d. 380 A.H.) in his magnum opus "Al-Fehrist" brought all branches of science into ten parts covering the extent of knowledge of his time.

Tash Kubri Zadeh (d. 968 A.H.) also rendered a unique contribution to this science by penning down his book "Miftah-al-Sa'adeh wa Misbah-al-Siyadeh fi Mawdu'at-al-Ulum" mentioning almost four hundred branches of classical sciences. Tash Kubri's work has a marvellous impact on all the preceding works on this subject. A lessened account has been rendered on the biographical sketch of Tashkubri and his significant contribution to the classification of sciences. Thus, an introductory study is being put forth for the initiation and highlighting the work of this prolific Muslim scholar.

Keywords: Tash Kubri Zadeh, Miftah-al-Sa'adeh wa Misbah-al-Siyadeh fi Mawdu'at-al-Ulum, Taqaseem al-Ulum, Tasneed al-Ulum, Classification of Knowledge.

فلسفہ میں افکار و نظریات کے تنوع اور باہمی مناقشے کے سبب حکمتِ یونانی کے اساطین نے جو تالیفات و آثار مرتب کیے ان کی وسعت اور تنوع کے پیش نظر تالیف و تصنیف کے ایک سلسلہ لامتناہیہ کی روایت پڑی۔ اسلام کا سورج طلوع ہونے کے بعد قرآن و حدیث سے متعلقہ علوم و فنون کی ایک وسیع و عمیق روایت کا آغاز ہوا۔ جس کے انضباط کے لیے علم تقاسیم العلوم کی ضرورت شدیدہ محسوس ہوئی۔ چنانچہ وراقین کا کردار اور اس کے نتیجہ میں علوم کی درجہ بندی کے لیے بنیادی نوعیت کے کام سامنے آئے۔

تصنیف العلوم کے میدان میں مسلم اہل علم نے تقلیدی رجحان کے ساتھ ساتھ تحقیقی اور اجتہادی نظریات کو فروغ دیا، اس ضمن میں تصنیف العلوم کے ماہرین میں سے چند مسلم محققین ایسے ہیں جنہوں نے اس فن میں تحقیقی پہلو کو متعارف کروایا، گویا انہوں نے اپنی کتابوں میں وقت کے ساتھ ساتھ ہونے والی تدریجی تبدیلیوں کو بھی مدنظر رکھا، وہ چار جلیل القدر حضرات یہ ہیں۔

1۔ ابن ندیم (م378ھ)

۲۔ ابن حزم (م456ھ)

3۔ ابن خلدون (م808ھ)

4۔ طاش کبری زادہ (م968ھ)

مقالہ ہذا میں مؤخر الذکر مسلم عالم کے احوال وآثار اور فن تصنیف العلوم میں ان کے مقام و مرتبہ سے بحث مقصود ہے، آپ کا مکمل نام "عصام الدین، ابو الخیر احمد بن مصلح الدین، مصطفی بن خلیل الحنفی الرومی" ہے۔[1] آپ طاش کبری زادہ کے نام سے مشہور ہیں اور دولتِ عثمانیہ کے مشہور و معروف حنفی علماء و فضلاء کے اُس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو طاش کبری کے نام سے معروف ہے۔[2] جہاں تک اِس نام کی شہرت کا تعلق ہے تو دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے مقالہ نگار نے اس کی تصریح فرمائی ہے:

"طاش كبري زاده اسم أسرة من علماء الترك نسبت إلى قرية طاش كبري القريبة من قسطموني إلاناضول."[3]

"طاش کبری زادہ ترک علماء کے ایک خاندان کا نام ہے جو "اناطولیہ" میں قسطمونی کے قریب ایک گاؤں طاش کبری سے ماخوذ ہے۔"

اس کے بعد مقالہ نگار نے تین علماء کے احوال بیان کیے ہیں جو اس منطقہ سے تعلق رکھتے ہیں:

- مصطفی بن خلیل، طاش کبری زادہ کے والد اور استاد
- احمد بن مصطفی، طاش کبری زادہ
- کمال الدین محمد بن احمد بن مصطفی (طاش کبری زادہ کے فرزند)[4]

لغوی اعتبار سے طاش کبری دو ترکی الفاظ کا مرکب ہے؛ طاش بمعنی "سنگ" پتھر اور کپری بمعنی "پل"۔ پتھر سے بنا ہوا پل / سنگین پل۔ کپری، عربی میں "پ" کی آواز نہ ہونے کے باعث کبری میں بدل گیا اور یہ ولایتِ قسطمونی کی ان بستیوں کا مجموعی نام تھا جس کی طرف علماء کا خاندان منسوب ہے۔

طاش کبری زادہ کے حالات و تعارف، تراجم و اعیان کی بہت سی بنیادی کتب میں موجود ہے لیکن ان میں سب سے با اعتماد وہ تفاصیل ہیں جو طاش کبری زادہ نے اپنی کتاب "الشقائق النعمانية" کے آخر میں تحریر کی ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:

"أحمد بن مصطفى بن خليل...المشتهر بين الناس بطاش كبري زاده...ولدت في الليلة الرابعة عشر من شهر ربيع الأول لسنة أحدى و تسع مائة. ولما بلغت سن التميز انتقلنا إلى بلدة أنقرة فشرعنا هناك في قرأة القرآن العظيم، و عنده ذلك لقبنى والدي بعصام الدين و كنّاني بأبي الخير"[5]

"(میرا نام) احمد بن مصطفی بن خلیل ہے، لوگوں کے درمیان "طاش کبری زادہ" کے نام سے معروف ہوں۔ میں ۱۴ ربیع الاول ۹۰۱ھ میں پیدا ہوا۔ جب میں سنِ تمیز کو پہنچا تو ہم "انقرہ" منتقل ہو گئے۔ یہیں میں نے قرآنِ عظیم کی قراءت کا آغاز کیا اور میرے والد نے میرا لقب "عصام الدین" اور کنیت "ابوالخیر" رکھی۔"

اپنے والد کا نام اور سنِ ولادت بیان کرتے ہوئے وہ "الشقائق النعمانية" میں خود رقمطراز ہیں:

"المولى مصلح الدين مصطفى بن خليل، وهو والد هذا العبد الحقير...ولد رحمه الله تعالى ببلدة طاش كبري سنة فتح قسطنطنية، و هي سنة سبع و خمسين و

ثمانمائة...مدرسا بمدرسة سلطانية بروسه... ثمَّ صَار قَاضِيا بِمَدِينَة حلب بِأَمْر السُّلْطَان سليم خَان وَكَانَ قد اوصى اليه وَالِده الْمولى خَلِيل ان لَا يصير قَاضِيا فَذهب الى حلب امتثالا للامر الشريف ثمَّ عرض وَصِيَّة وَالِده على السُّلْطَان سليم خَان فاستعفى عَن الْقَضَاء"[6]

ان کے والد اس سال پیدا ہوئے جب سلطان محمد فاتح نے ۸۵۷ھ میں قسطنطنیہ فتح کیا۔ ان کے والد ایک عظیم مدرس اور عالم تھے۔ ان کو حلب میں قاضی مقرر کیا گیا مگر اپنے والد کے کہنے پر انہوں نے وہ عہدہ قبول نہ کیا۔ ان کے تعارف میں خود طاش کبری زادہ لکھتے ہیں:

"و کان رحمه الله تعالٰی زاهدا عابدا صالحا...له معرفة تامة بالتفسير و الحديث و أصول الفقه و العلوم الأدبية بأنواعها."[7]

"وہ ایک زاہد، عابد اور صالح شخص تھے اور تفسیر، حدیث، اصول فقہ اور مختلف علوم ادبیہ میں معرفتِ تامہ رکھتے تھے۔"

اسی طرح دائرۃ المعارف کا مقالہ نگار بھی یوں رقمطراز ہے:

"وهو صاحب عدد من شروح الكتب القانونية و لكنه لم يستطع أن يصوغها في القالب النهائي بكثرةمشاغلة."[8]

"انہوں نے قانون کی بہت سی کتب کی شروح تحریر کیں لیکن کثرتِ مشاغل کی وجہ سے انہیں قالبِ نہائی میں نہ ڈھال سکے۔"

طاش کبری زادہ ایک ترک الاصل عظیم مؤرخ اور با عمل حنفی عالم تھے۔ ترکی کے مختلف دیار و امصار میں مدرس کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کو تاریخ اور مختلف فنون و علوم کے مختلف شعبوں میں وسیع معلومات اور مہارتِ تامہ حاصل تھی۔[9]

ان کے والد مصطفی بن خلیل تحصیلِ علم کے بعد مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ اسی دوران وہ شہزادہ سلیم بن بایزید جو بعد میں سلطان بھی مقرر ہوا، کے مربی رہے اور اسی شہزادہ نے اپنے دورِ حکومت میں ان کو حلب کا قاضی مقرر کیا جو انہوں نے اپنے والد اور استاد مولانا خلیل کے حکم پر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔[10]

اپنے خاندانی پسِ منظر کے بارے میں وہ خود رقمطراز ہیں:

"وہ اصل میں ایرانی النسل تھے، ان کے آباءواجداد ان کی ولادت سے تین سال پہلے چنگیز خان کے حملہ کے بعد ایران سے ترکی ہجرت کر آئے اور "اناطولیہ" میں پناہ گزین ہو کر ولایتِ قسطمونی میں رہائش پذیر ہوئے۔"[11]

''طاش کبری زادہ کے چچا قوام الدین قاسم بن خلیل بھی علماء میں سے تھے اور آپ کے ماموں عبد الرحمان بن یوسف جو بعد میں ''عابد چلپی'' کے نام سے مشہور ہوئے، بھی ایک عظیم فاضل شخصیت تھے اور یہ دونوں شخصیات بھی طاش کبری زادہ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔''[12]

اولاد

جہاں تک ان کی اولاد کا تعلق ہے تو صاحبِ تراجم الاعیان کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاش کبری زادہ نے اپنے بعد تین اولادیں چھوڑیں:

- کمال الدین، محمد بن احمد
- شمس الدین بن احمد
- حامد بن احمد

اور وہ ان کا تعارف کرواتے ہیں:

"فأما شمس الدين فإنه صار من قضاة القصبات و مات بحماة و دفن فيها و كذٰلك حامد فإنه صار قاضيا بصفد و أظنه مات بحلب."[13]

شمس الدین قصبات نامی علاقے کے قاضی رہے اور حمات میں وفات ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ حامد بھی صفد کے قاضی متعین ہوئے اور غالباً حلب میں وفات پائی۔

دائرۃ المعارف کے مقالہ نگار ان کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

"محمد بن أحمد...مؤرخ تركي ولد كمال الدين محمد في أستنبول عام٩٥٩ھ (١٥٥٢ء) وأصبح أستاذا و قاضيا...مرض و توفي وهو في طريق عودته إلى أستنبول في اسحاقجه و نقل جثمانه إلى العاصمة حيث دفن بجوار والده... "[14]

ترکی مؤرخ، محمد بن احمد کمال الدین کی ولادت استنبول میں ۹۵۹ھ میں ہوئی۔ انہوں نے بطور استاد اور قاضی زندگی گزاری۔ وہ استنبول واپس جاتے ہوئے اسحاقہ کے علاقے میں بیمار پڑ گئے اور وہیں انتقال کر گئے. ان کی لاش کو دارالحکومت منتقل کیا گیا جہاں انہیں ان کے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

دائرۃ المعارف کے مقالہ نگار نے ان کی شعر وشاعری کا تذکرہ بھی کیا ہے جس میں وہ "کمال" تخلص کرتے تھے۔ انہوں نے "تحفۃ الاصحاب" کے نام سے تاریخِ سلطنتِ عثمانیہ پر ایک کتاب بھی لکھی۔ کمال الدین نے ہی "مفتاح السعادۃ" کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا۔[15]

شیوخ واساتذہ

جہاں تک طاش کبری زادہ کی علمی زندگی کا تعلق ہے تو اس نے تعلیم کی ابتداء اپنے والد کے ہاتھوں کی جیسا کہ وہ خود رقمطراز ہیں کہ "وهو أوّل أساتذتي و أوّل من تشبث يداي بذيل أفاضته."[16]

جب طاش کبری زادہ سنِ تمیز کو پہنچے تو انہوں نے اپنے والد کے ساتھ انقرہ کا سفر کیا اور وہیں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ حفظِ قرآن اپنے باپ کے پاس شروع کیا اور اس طرح ان کا خاندان ہی ان کی مادرِ علمی قرار پایا۔ اس کے بعد طاش کبری زادہ اپنے والد کے ساتھ ہی مختلف معاہدِ علمی اور منابعِ فکری اور مختلف مدارس سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور مختلف علماء کے ہاں زیرِ تعلیم رہے۔

انقرہ سے اپنے باپ کے ساتھ "بروسا" منتقل ہوئے اور باپ کے پاس ہی ادبِ عربی کی تحصیل کی۔ جب ان کے باپ "بروسا" سے "قسطنطنیہ" جانے لگے تو اپنے دونوں بیٹوں کو مولانا علاء الدین یتیم کے سپرد کر گئے۔ وہاں کتبِ صرف و نحو کی تدریس کی پھر جب ان کے چچا قوام الدین طاش کبری "قسطنطنیہ" منتقل ہوئے تو دونوں بھائیوں نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ وہیں ان کے بھائی نظام الدین محمد سخت بیمار ہوگئے اور ۹۱۴ھ میں وفات پائی۔ لیکن طاش کبری زادہ نے اپنے چچا کے پاس تعلیم کو جاری رکھا۔ بعد ازاں جب ان کے والدِ محترم "قسطنطنیہ" سے "بروسا" منتقل ہوئے اور "حسینیہ آماسہ" میں مدرس مقرر ہوئے تو طاش کبری زادہ "بروسا" میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور منطق، کلام، حکمت اور ادب کے مختلف فنون کی تحصیل کی۔ اس کے ان کے والد نے خود ان سے کہا:

"إني قضيت ما علي من حق الأبوة، فالأمر بعد ذٰلك إليك، وما أقرأني بعد ذٰلك شيئا"[17]

میں نے اپنا حقِ پدری ادا کر دیا پس اب معاملہ تیرے سپرد ہے اور اس کے بعد انہوں نے مجھے مزید کچھ نہ پڑھایا۔

اس کے بعد انہوں نے مختلف علماء سے کسبِ فیض کیا۔ "الشقائق النعمانية" میں طاش کبری زادہ نے اپنے جن اساتذہ کا ذکر کیا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

- مصطفی بن خلیل (طاش کبری زادہ کے والد)
- قوام الدین قاسم (طاش کبری زادہ کے چچا)
- علاء الدین یتیم
- مولٰی محی الدین الفناری
- المولٰی محی الدین محمد القوجوی
- بدر الدین محمود بن محمد بن قاضی زادہ رومی، جو "میرم چلپی" کے نام سے مشہور ہیں۔
- شیخ محمد التونسی المعنوشی

خود طاش کبری زادہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس نے بتدریج جن مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی ان میں صرف و نحو، منطق، عقائد، تفسیر، علمِ ہیئت، علم الجدل، علم الخلاف، شرح آداب البحث اور مختلف علومِ عقلیہ اور نقلیہ شامل ہیں حتی کہ اس کو ان علوم میں روایت کی اجازت بھی حاصل تھی اور جن تین طرق سے ان کو روایت کی اجازت ملی وہ درج ذیل ہیں:

- اس نے اپنے باپ مصلح الدین مصطفی سے انہوں نے اپنے استاد اور والد مولانا خلیل سے، انہوں نے مولا یگان سے، انہوں نے مولی فناری سے اور انہوں نے جمال الدین الاقسرائی اور شیخ اکمل الدین سے روایت کی ہے۔
- تفسیر وحدیث کا اجازہ شیخ محمد التونسی المغوشی سے۔
- تفسیر وحدیث کا اجازہ محی الدین القوجوی سے۔

ان کا سلسلہ روایت شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی تک پہنچتا ہے جن کو انہوں نے "حافظ المشرقین و امیرالمؤمنین فی الحدیث" قرار دیا ہے۔[18]

علمی وتدریسی مناصب اور تلامذہ

یہاں تک پہنچ کر ان کی تحصیلی زندگی اختتام کو پہنچی اور وہ خود ایک ماہر عالم و مدرس شمار ہونے لگے اور ۹۳۱ھ میں عہدہ تدریس پر فائز ہوئے اور مختلف علمی مراکز میں تیس سال تک نحو، لغت، منطق، بلاغت، کلام، حکمت، حدیث، تفسیر اور فقہ کی روایت اور درس وتدریس میں مشغول رہے۔

اپنی عملی زندگی میں طاش کبری زادہ جن اہم مناصبِ جلیلہ اور علمی مدارس میں مصروف رہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- ۹۳۱ھ مدرسہ دیمتوقتہ میں مدرس مقرر ہوئے۔
- ۹۳۳ھ قسطنطنیہ میں مدرسہ ملاحاج میں تدریس شروع کی۔
- ۹۳۶ھ اسکوب میں مدرسہ اسحاقیہ میں مدرس مقرر ہوئے۔
- ۹۴۲ھ دوبارہ قسطنطنیہ لوٹ آئے اور مدرسہ قلندرخانہ میں مدرس مقرر ہوئے۔
- ۹۴۴ھ مدرسہ وزیر مصطفی پاشا میں منتقل ہوگئے۔

- ۹۴۵ھ ادرنہ منتقل ہوگئے اور وہاں تدریس شروع کی۔
- ۹۴۶ھ مدارس الثمان میں سے ایک مدرسہ میں منتقل ہوگئے۔
- ۹۵۱ھ ادرنہ میں مدرسہ بایزید خان منتقل ہوگئے۔
- ۹۵۲ھ بروسا شہر کے قاضی مقرر ہوئے۔
- ۹۵۴ھ پھر دوبارہ مدارس الثمان میں تدریس شروع کر دی۔
- ۹۵۸ھ قسطنطنیہ کے قاضی مقرر ہوئے۔[19]

اس ربع صدی میں طاش کبری زادہ نے اپنے زمانے کے مشہور ترین مراکزِ علمیہ میں تفسیر، نحو، لغت، منطق، فقہ، فرائض اور بلاغت کی امہات الکتب کی تدریس کی اور اپنے زمانے کے مروجہ علوم میں درجہ اتقان تک پہنچے۔

طاش کبری زادہ کے تصنیفی نقوش اور آثارِ علمیہ

طاش کبری زادہ ایک نابغہ روزگار عالم تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی ایک ثقافتی، فکری اور علمی ماحول و تہذیب میں بسر کی اور مختلف علماء سے کسبِ فیض کیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طاش کبری زادہ کی تاحال منصہ شہود پر آنے والی کتب کا ذکر بھی کر دیا جائے جو اب تک زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

ا۔مفتاح السعادة و مصباح السیادة فی موضوعات العلوم

اپنی اہمیت کے پیشِ نظر یہ کتاب اب تک پانچ مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

- دائرۃ المعارف الاسلامیہ حیدر آباد دکن نے اسے ۱۹۳۷ء میں تین جلدوں میں شائع کیا۔
- پھر دوبارہ اسی ادارے نے ۱۹۷۹ء میں دو جلدوں میں شائع کیا۔
- دار الکتب الحدیثہ نے قاہرہ سے اس کا محقق نسخہ کامل بکری اور عبد الوہاب ابو النور کی تحقیق کے ساتھ تین مجلدات میں فہارس کے ساتھ شائع کیا۔

- اس کے بعد مکتبہ لبنان نے اپنے سلسلہ موسوعات "المصطلحات العربیہ والاسلامیہ" کے تحت اسے رفیق العجم اور علی دحروج کی تصحیح و تحقیق کے ساتھ "موسوعۃ مصطلحات مفتاح السعادۃ و مصباح السیادۃ فی موضوعات العلوم" کے نئے نام سے ۱۹۹۸ء میں شائع کیا۔
- پانچواں اور جدید ایڈیشن بیروت سے دار الکتب العلمیہ نے ۱۹۸۵ء میں تین مجلدات اور فہارس کے ساتھ شائع کیا۔(اور یہی ایڈیشن ہمارے پیشِ نظر ہے۔)

۲۔ نوادر الأخبار في مناقب الأخيار

اس کا ذکر شیخ محمد حسن آلِ یاسین نے "رسالہ فی آداب البحث (مطبوعہ: بنفائس المخطوطات ۱۹۵۵ء)" کے مقدمہ تحقیق میں کیا ہے مگر مقامِ طباعت اور تاریخِ طباعت کا ذکر نہیں کیا۔

۳۔ الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية

اسے دار الکتب العربیہ نے ۱۲۹۹ھ میں، پھر ۱۳۰۱ھ میں اور پھر ۱۹۷۵ء میں وفیات الاعیان کے حاشیہ پر شائع کیا ہے اور اب تہران سے مرکزِ اسناد مجلس شوریٰ اسلامی نے ۲۰۱۰ء میں اسے الگ کتابی شکل میں سید محمد طباطبائی بہبہانی کی تصحیح و تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔(اور یہی نسخہ ہمارے پیشِ نظر ہے)

۴۔ رسالة الشفاء لادواء الوباء

۱۰۴ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ قاہرہ سے المطبعۃ الوھبیۃ نے ۱۲۹۲ھ میں شائع کیا۔

۵۔ شرح المقدمة الجزرية

۱۱۹ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ملا علی قاری کی کتاب "المنح الفکریۃ" کے حاشیہ پر المطبعۃ المیریہ نے مکہ مکرمہ سے ۱۳۰۳ھ میں شائع کیا۔

۶۔ شرح الفوائد الغياثية في علمي المعاني والبيان:

علم معانی وبیان کے موضوع پر ۳۰۸ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ مطبع آستانہ نے ۱۳۱۴ھ میں شائع کیا۔

۷۔ طبقات الفقہاء

۱۳۶ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ۱۹۵۴ء میں پہلی بار مطبع نینوا موصل نے اور پھر مطبعۃ الزھرا الحدیثہ نے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا۔

۸: شرح طاش کبری زادہ علی رسالة في آداب البحث و المناظرة

۸۰ صفحات پر مشتمل اس رسالہ کو ۱۹۵۵ء میں مطبعۃ المعارف بغداد نے اور پھر دوسری مرتبہ مرکز الامیر الاحیاء التراث الاسلامی نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا۔

۹۔ منظومة في آداب المناظرة

اس کا ذکر ڈاکٹر حسین علی کی لائبریری کی فہرست مخطوطات (مطبوعہ ۱۹۶۰ء) میں کیا گیا ہے اور اسے دار الکتب الظاھریۃ نے قطر سے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا ہے۔

۱۰۔ رسالة في فن المناظرة و آدابها

یہ رسالہ بھی مرکز الامیر الاحیاء التراث العربی نجف نے ۲۰۰۸ء میں حسین جودی کاظم الجبوری کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ طاش کبری زادہ کی باقی تالیفات وتصنیفات کو بھی گوشۂ گمنامی سے نکال کر منصۂ شہود پر لایا جائے تاکہ اس عظیم مفکر کے علمی آثار و صنادید سے کماحقہ فائدہ اٹھایا جاسکے تاکہ جس طرح مندرجہ بالا دس کتب اپنی طباعت کے ساتھ مقبولیتِ عامہ حاصل کر کے متلاشیانِ علم وفن کے لیے فائدہ تامہ کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ ایسے ہی باقی کتب بھی اہلِ علم اور محققین کے لیے چراغِ راہ ثابت ہوں تاکہ تحقیق وعلم کے نئے پہلو سامنے آسکیں۔

وفات

۱۷شوال ۹۵۸ھ میں ان کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔ ایک مدت تک اسی عہدہ پر فائز رہے یہاں تک کہ ۱۷ ربیع الاول ۹۶۱ھ کو دردِ چشم میں مبتلا ہوئے اور بعد ازاں نابینا ہو گئے اور قضا سے استعفادے دیا اور مختلف کتب کی املاء نویسی و درستگی و اصلاح میں مصروف ہو گئے۔ انہی ایام میں اپنے شاگردان کو "الشقائق النعمانية" املاء کروائی۔ بالآخر ان کے اہلِ خانہ ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اولاد نے گھر بھی اپنے نام ہبہ کروالیا اور رجب ۹۶۸ھ میں اس دارِ فانی سے چلے گئے۔

صاحبِ العقد المنظوم، علی بن بالی ان کی زندگی کے آخری ایام کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

"عرضت له عارضة الرمد، فاضرت عيناه عميت كريمتاه... و اشتغل بتبييض بعض تاليفه و بينا هو في هٰذه الأمور إذ ابتلٰى بمرض الباسور... و لما تيقن أقاربه بموته تضرعوا أن يجعلهم في حل من تقصيرهم في خدمته."[20]

آخری عمر میں اولاد ان کو چھوڑ گئی تھی اور ان سے تمام جائیداد اور مکانات بھی اولاد کو ہبہ کرنے پر زور دیا گیا۔ پھر وہ رقمطراز ہیں:

"فلما تمّ التحرير من لسان ذٰلك التحرير انقطع من عالم الأنس و قضى نحبه و لقى ربه. و ذٰلك ثمان و ستين و تسع مائة."[21]

اور دائرۃ المعارف الاسلامیہ کا مقالہ نگار یوں رقمطراز ہے:

"توفى في آخر رجب عام ٩٦٨ھ(١٦ اپريل١٥٦١ء) بأستنبول و دفن فيها في حي عاشق باشا "[22]

انہوں نے رجب کے آخر میں 968ھ (بمطابق 16 اپریل 1561ء) کو استنبول میں وفات پائی اور وہاں عاشق پاشا کے محلے میں مدفون ہوئے۔

طاش کبری زادہ سے متعلق علماء کے اقوال

العقد المنظوم کے مؤلف علی بن بالی رقمطراز ہیں:

"كان المولى بحرا من المعارف و العلوم. متسنما من الفضائل سنامها و غاربها."[23]

"وہ علوم و معارف کا سمندر اور بلند و بالا فضائل و اوصاف کے حامل تھے"

صاحبِ تراجم الاعیان، حسن بن محمد البورینی نے ان الفاظ میں تعارف کروایا ہے:

"الإمام المشهور---الذي هو بلسان الدهر مذكور... لطلب العلم طفلا و كهلا---

فاشتهر إشتهار الشمس في رايعة النهار..."[24]

دائرۃ المعارف الاسلامیہ کا مقالہ نگار یوں رقمطراز ہے:

"هو من مشاهير الموسوعيين العثمانيين و كتاب السير و رزق أحمد بن مصطفى

عقلا موسوعيا يحيط بمختلف العلوم أحاطة عجيبة. فقد وضع موسوعة باللغة

العربية في الآداب و العلوم، نقلها بعد ذلك إلى التركية ولده."[25]

"وہ مشہور عثمانی انسائیکلوپیڈیا اور سوانح نگاروں میں سے ایک ہیں، احمد بن مصطفی مختلف علوم کے گرد ایک انسائیکلوپیڈیا ذہن رکھتے تھے. انہوں نے عربی میں فنون لطیفہ اور علوم پر ایک انسائیکلوپیڈیا لکھا جسے بعد ازاں ان کے بیٹے نے ترکی زبان میں منتقل کیا۔

کامل بکری اور عبد الوہاب ابو النور نے مفتاح السعادۃ کے مقدمہ میں درج ذیل الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

"و لقد كان المؤلف حنفي المذهب، صوفي النزعة و السلوك، منكبا على العلم، عزوفا عن

طلب الدنيا، متواضعا جم التواضع، يعطي كل ذي حق حقه، غير متحيز و لا

متعصب....."[26]

"مؤلف حنفی المذہب تھے، تصوف و سلوک کی طرف مائل تھے۔ علم میں غرق اور طلبِ دنیا سے

عاری تھے، مجسمۂ تواضع تھے ہر حق دار کو اس کا حق دیتے، متعصب و تنگ نظر نہ تھے"۔

خلاصہ:

یہ ان کی زندگی اور شخصیت کے وہ اوصاف و احوال کے چند گوشہ ہیں جو علماء تراجم نے بیان کیے ہیں۔ جہاں تک ان کے باقی شخصی احوال کا تعلق ہے تو وہ ان کی تالیف ''مفتاح السعادۃ'' کے مطالعاتی تجزیہ کے دوران مبرہن و مترشح ہوں گے کیوں کہ کتاب،

صاحبِ کتاب کے لیے ایک آئینہ ایسے کی حیثیت رکھتی ہے جس میں کسی بھی شخص کی علمی، شخصی اور مزاجی صفات کا حقیقی عکس نظر آتا ہے اور تالیف کے صفحات ہی مؤلف کی حقیقی شخصی زندگی کا آئینہ ہوتے ہیں۔

مصادر اور مراجع:

[1] ابن العماد الحنبلي، شذرات الذهب في أخبار من ذهب (دمشق: دار ابن كثير،١٩٩٣ء) ٥١٤ ۔

Ibn Al-Imad Al-Hanbali, Shadharat Al-dhahab Fi Akhbar Man Dhahab (Dimashq: Dar Ibn Kathir,1993) 514.

[2] أحمد بن مصطفى طاش كبرى زاده، مقدمة تحقيق، مفتاح السعادة ومصباح السيادة في موضوعات العلوم (القاهره: دار الكتب الحديثة)، ١/ ١٦۔

Ahmad bin Mustafaa Tash Kubri Zadah, Preface of, Miftah Al-S'adah wa Misbah Al-Siyadah fi Mawdu'at Al-Ulum (Al-Qahirah: Dar Ul-kutub Al-Hadithiyah), 1/16.

[3] دائرة المعارف الإسلامية المترجمة بالعربية (بيروت: دار الفكر)، ١٥/ ٣٨۔

Dairah Al-Ma'arif Al-Islamiay Al-mutarjimah Bil 'Arabiah (Beirut: Dar Al-fikr), 15/38.

[4] دائرة المعارف الإسلامية، ١٥/ ٣٩۔

Dairah Al-Ma'arif Al-Islamiay, 15/39.

[5] أحمد بن مصطفى طاش كبرى زاده، الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية (تہران: مركز اسلامي، ٢٠١٠ء)، ٤٧١۔

Ahmad bin Mustafaa Tash Kubri Zadeh, Al-Shaqaiq Al-No'maniyah fi Ulama' Al-Dawalah Al-'Uthmaniyah (Tehran: Markaz Islami, 2010), 471.

[6] ايضاً، ٣٣٩۔

Ibid, 339.

[7] ايضاً، ٣٤٠۔

Ibid, 340.

[8] دائرة المعارف الإسلامية، ١٥/ ٣٨۔

Dairah Al-Ma'arif Al-Islamiay, 15/38.

[9] خير الدين الزركلي، قاموس الأعلام (بيروت: دار العلم للملائين، ١٩٩٠ء)، ١/ ۔٢٨٥

Khayr al-Din Al-Zirkali, Qamus Al-A'lam (Beirut: Dar Al-'ilm Lilmalaiyn,1990), 1/285.

[10] طاش كبري زاده، الشقائق النعمانية، ۳۴۰-

Tash Kubri Zadeh, Al-Shaqaiq Al-No'maniya , 340.

[11]ايضاً، مقدمة مصحح-

Ibid, Preface.

[12]ايضاً،۴۷۲-

Ibid, 472.

[13]حسن بن محمد البوريني، تراجم الأعيان من ابناء الزمان (دمشق: مجمع اللغة العربية،۱۹۵۹ء) ۱/ ۷۲-

Hasan Bin Muhammad Al-Burini, Tarajim Al-A'yan Min Abna' Al-Zaman (Dimashq: Majma' Al-lughat Al-'Arabiah, 1959), 1/72.

[14]دائرة المعارف الاسلامية، ۳۹/۱۵-

Dairah Al-Ma'arif Al-Islamiay, 15/39.

[15] محوّلہ بالا-

Ibidem.

[16]طاش كبري زاده، الشقائق النعمانية، ۳۴۰-

Tash Kubri Zadeh, Al-Shaqaiq Al-No'maniyah, 340.

[17]ايضاً،۴۷۳-

Ibid, 473.

[18]ايضاً،۴۷۴-

Ibid, 474.

[19]ايضاً،۴۷۶-

Ibid, 476.

[20] علي بن بالي الآيديني، العقد المنظوم في ذكر أفاضل الروم (تهران: مركز موزه إسلامي، ۲۰۱۰ء)، ۷-

'Ali bin Bali Al-Ayidini, Al-'Iqd Al-Manzum Fi Dhikr Afadil Al-Rum (Tehran: Markaz Muzih Islami, 2010), 7.

[21]ايضاً، ۸-

Ibid, 8.

[22]دائرة المعارف الإسلامية، ۳۹/۱۵-

Dairah Al-Ma'arif Al-Islamiay, 15/39.

[23]الآيديني، العقد المنظوم ، ۸-

Al-Ayidini, Al-'Iqd Al-Manzum, 8.

[24] البوريني، تراجم الأعيان، ٧٣/١-

Al-Burini, Tarajim Al-A'yan, 1/73.

[25] دائرة المعارف الإسلامية، ٣٨/١٥-

Dairah Al-Ma’arif Al-Islamiay, 15/38.

[26] طاش كبرى زاده، مقدمة مفتاح السعادة، -٢٥

Tash Kubri Zadeh, Muqadimah Miftah Al-S’adah, 25.